السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک روپیہ کی چیز اگر دس روپیہ تک بیچا جائے تو جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو غبن فاحش نہ ہوگی؟ حدیث رسول اللہ ﷺ نے کیا ثابت ہوتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کی دو صورت ہو سکتی ہے:

ایک: یہ کہ شخص واحد کسی شخص معین کو ایک روپیہ کی چیز دس روپیہ میں کبھی اتفاقی طور پر دیدے اور باقی دوسرے تاجر اور دوکان دار ایسا نہ کرتے ہوں۔ یہ صورت بیع کی مکروہ ہے۔ مشتری اگر ضعیف العقل ہو اور اس نے بائع سے عند العقد یہ کہہ دیا ہو کہ دھوکہ نہ دینا لیکن بعد عقد یہ تحقق ہوا کہ بائع نے اس کے ساتھ وہ چیز غبن فاحش کے ساتھ فروخت کی ہے تو شرعا مشتری کو خیار ہوگا کما دل علیہ قصة حبان منقذة او منقذ بن عمرو عند الشیخین واصحاب السنن والحمیدی والدر قطنی والحاکم والشافعی او بن الجارود ہاں اگر مشتری اس غبن پر راضی ہو جائے تو بائع کے لئے یہ منافعہ بلا کراہت درست ہوگا۔

دوسری صورت: یہ ہے کہ عام دوکاندار وہ اشیاء جو انہوں نے ارزانی کے زمانے میں کوڑیوں کے دام خرید ہوں۔ اتفاقی طور پر قحط پڑ جائے یا جنگ چھڑ جانے کی وجہ سے یا اور کسی وجہ بلاوجہ معقول پانچ چھ گنا چھ گنا دس (محض زراندوزی کے لئے) دام بڑھا کر فروخت کریں جس سے ساری مخلوق پریشان ہو اور بھوکوں مرری ہو جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔ یہ صورت بیع کی بھی میری ناقص رائے میں مکروہ ہے اسلام نے انفرادی فائدہ پر اجتماعی مصلحت کو مقدم کیا ہے۔ لقی الرکبان بیع حاضر للبادی احتکار کی ممانعتوں کی علت پر غور کیجئے۔ ایسی حالت میں میرے نزدیک تسعیر درست اور حنفیہ ومالکیہ کا فتوی صحیح ہے۔

قال فی الدر المختار: ولا یسعر حاکم الا اذا تعدی الارباب عن القیمة تعدیا فاحشا فیسعر بمشورة واہل الرائ

(وقال مالک: علی الوالی الی التسعیر عند الغلاء (محلی

(ولا یسعر بالاجماع الا اذا کان ارباب الطعام یتحملون و یتعدون عن القیمة عجز القاضی عن صیانة حقوق المسلمین الا بالتسعیر فلا باس بہ بمشورة واہل الرای اوالبصر ہو المختار وبہ یفتی کذا الفصول العمادیة(عالکیری

جس حدیث (انس ابی داود والترمذی وابن حاجہ واحمد والدارمی والبزار وابی یعلی ابوہریرة عند احمد وابی داود ابوسعید عند ابن ماجہ والبزار والطبرانی وعلی عند البزار وابن عباس عند الطبرانی فی الصغیر وابوجحفة عند الطبرانی فی الکبیر) سے تعسیر کی ممانعت ثابت ہوتی ہے اس کا محمل اور ہے کما لا یخفی علی من لہ ادنی المام بفقة الحدیث

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔کتاب البیوع

صفحہ نمبر 369

محدث فتویٰ